

شری کرشن نے جس وقت **گیتا** کی نصیحت دی تھی۔ اس وقت ان کے دلی احساسات کیا تھے؟ دلی احساسات کے سارے خیالات کا اظہار نہیں کیا جاسکتا! کچھ تو بیان میں آتے ہیں، کچھ ادا سے ظاہر ہوتے ہیں اور باقی خالص عملی ہیں، جسے کوئی راہ رو چل کر ہی جان سکتا ہے! جس مقام پر شری کرشن فائز تھے، دھیرے۔ دھیرے چل کر اسی مقام کو حاصل کرنے والا عظیم انسان ہی جانتا ہے کہ گیتا کیا کہتی ہے! وہ گیتا کے سطور ہی نہیں دہراتا بلکہ ان کے مفہومات کا بھی اظہار کر دیتا ہے! کیوں کہ جو منظر شری کرشن کے سامنے تھا، وہی اس موجودہ عظیم انسان کے سامنے بھی ہے! لہذا دیکھتا ہے، دکھا دے گا، آپ میں جگا بھی دے گا، اس راہ پر چلا بھی دے گا۔

بزرگوار شری پر مہنس جی مہاراج بھی اسی سطح کے عظیم انسان تھے۔ ان کے الفاظ اور باطنی ترغیب سے مجھے گیتا کا جو مفہوم ملا، اسی کی تدوین ہتھارتھ گیتا ہے۔

سوامی اڑگڑانند

گیتا تمام انسانوں کی دینی شریعت ہے!

ولی ویدویاس

شری کرشن کے دور کے ولی ویدویاس سے پہلے کوئی بھی شریعت کتاب کی شکل میں دستیاب نہیں تھی۔ شنیدہ علم حاصل کرنے کی اس رسم کو توڑتے ہوئے انہوں نے چاروید، برہم ستر، مہا بھارت، بھاگوت اور گیتا جیسی کتابوں میں پہلے سے اندوختہ پس انداز مادی اور روحانی علم کے ذخیرہ کی تدوین کر آخر میں خود ہی فیصلہ دیا کہ ’सर्वोपनिषदो गावो दोगधोपालनन्दन‘ (سبھی اپنشدوں کی تمثیل گائیوں کے دودھ کو شری کرشن نے دوہا) سارے ویدوں کی جان اپنشدوں کا بھی جوہر ہے گیتا، جسے گوپال شری کرشن نے دوہا اور بے قرار ذری روح کو روح مطلق کے دیدار اور وسیلہ کی حالت سے دائمی سکون کے مقام تک پہنچایا۔ ان عظیم انسان نے اپنی تصنیف میں سے گیتا کو شریعت کا نام دیتے ہوئے حمد و ستائش کی اور کہا ’गीता सुगीता कर्तव्या‘ گیتا اچھی طرح مطالعہ (غور و فکر کر کے دل سے قبول کرنے کے قابل ہے۔ جو بندہ پرورش شری کرشن کی پاک زبان سے نکلا ہوا کلام ہے، پھر دوسرے شریعتوں کو فراہم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

گیتا کا مغز سخن اس شلوک سے ظاہر ہوتا ہے کہ۔

एकं शास्त्रं देवकी पुत्र गीतम् एको देवकी पुत्र एव ।

एको मन्त्रस्तस्य नामानि यानि, कर्माप्येका तस्य देवस्य सेवा ।

یعنی، ایک ہی شریعت ہے جو دیو کی کے پسر بندہ پرورش شری کرشن نے اپنی پاک زبان سے گایا۔ گیتا ایک ہی قابل حصول دیوتا ہے، اس گیتا میں جس سچائی کا اظہار کیا وہ ہے روح۔ سواروح کے کچھ بھی دائمی نہیں ہے۔ اس گیتا میں ان عظیم جوگ کے مالک نے کس کا ورد کرنے کے لئے کہا؟ اوم ارجن! ’اوم‘ لافانی روح مطلق کا نام ہے۔ اس کا ورد کر اور تصور

میرا رکھ۔ ایک ہی عمل ہے۔ گیتا میں بیان کیا گیا اعلیٰ دیوتا، ایک روح مطلق کی خدمت
 انہیں عقیدت کے ساتھ اپنے دل میں قبول کر۔ لہذا شروع سے ہی گیتا آپ کی شریعت
 رہی ہے۔

بندہ پرورشری کرشن کے ہزاروں سال بعد جن عظیم انسانوں نے ایک معبود کو حق
 بتایا۔ گیتا کے ہی پیغام کو پہنچانے والے ہیں، معبود سے ہی دنیاوی، ماورائی سکون کی خواہش
 ، خوف خدا، توحید پرستی۔ یہاں تک تو سبھی عظیم انسانوں نے بتایا، لیکن خدائی ریاضت
 ، خدا تک کی دوری طے کرنا یہ صرف گیتا میں ہی پوری طور پر سلسلہ وار محفوظ ہے۔ دیکھئے
 ’یتھارتھ گیتا‘۔

گیتا سے آسودگی امن و سکون تو ملتا ہی ہے لیکن یہ لافانی بے نام اعلیٰ مقام بھی
 دیتی ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے دیکھئے گیتا کی فخر عالم **گौरवे विश्व** (विश्व) خطاب کو
 حاصل کرنے والی تشریح ’یتھارتھ گیتا‘۔

گویا کہ دنیا میں سبھی جگہ گیتا کی قدر و منزلت ہے، پھر بھی یہ کسی مذہب یا فرقہ کا
 ادب نہیں بن سکی، کیوں کہ فرقے کسی نہ کسی قدیمی خیال سے جکڑے ہیں۔ بھارت میں
 ظاہر ہوئی گیتا دنیا کی اقلیت کی امانت ہے۔ گیتا تصوف کے ملک بھارت کی روحانی امانت
 ہے۔

لہذا اسے قومی شریعت کی توفیق عطا کروں چنانچہ فرقہ پرستی اور لڑائی جھگڑا کے رواج
 سے پریشان دنیا کے تمام انسانوں کو امن و سکون دینے کی کوشش کریں۔

زمانہ قدیم سے آج تک کے مفکرین کے ذریعہ دیئے گئے حقیقت اندوز

سلسلہ وار پیغام

(شری پریم ہنس آشرم جگتا نند، گرام وپوسٹ - برینی کچھوا، ضلع مرزاپور
(اتر پردیش) میں اپنی رہائش کے وقت میں سوامی شری اڈگر انند جی نے دروازہ کے پاس
اس عبارت کو گنگا دشہرہ) سن ۱۹۹۳ء کے پاک موقع پر بورڈ پر نقش کروایا)

’اوم‘

رہبر عالم بھارت

♦ قرونِ ماضی - (ویدک رشی) نرائن سنسکرت - ذرہ ذرہ میں جلوہ گر خدا ہی حق
ہے۔ اس کے جاننے کے علاوہ نجات کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔

♦ بھگوان شری کرشن (تیریتا لاکھوں سال پہلے - رامائن) واحد روح مطلق کی
یاد کے بغیر افاندہ چاہتا ہے، وہ جاہل ہے۔

♦ بھگوان شری رام (تقریباً ۳۰۰۰ سال پہلے - گیتا) واحد روح مطلق ہی
حق ہے۔ غور و فکر کی تکمیل میں اس ابدی معبود کا حصول ممکن ہے۔ دیوی دیوتاؤں کی عبادت
جہالت کی دین ہے۔

♦ حضرت موسیٰ علیہ السلام (تقریباً ۳۰۰۰ سال پہلے - یہودی دھرم) تم
نے خدا سے عقیدت ہٹائی، بت بنایا۔ اس سے خدا ناراض ہے۔ مناجات میں لگ جاؤ۔

♦ مہاتما جرتھوستر (تقریباً ۲۷۰۰ سال پہلے پارس دھرم) اہرمزدا (خدا) کی
عبادت کے ذریعہ دل میں موجود عیوب کو ختم کرو، جو تکلیف کے اسباب ہیں۔

♦ مہاویرو سوامی (تقریباً ۲۶۰۰ سال پہلے جین گرتھ) روح ہی حق ہے۔ سخت

ریاضت سے اسی جنم میں جانا جاسکتا ہے۔

♦ مہاتما گوتم بدھ (تقریباً ۲۵۰۰ سال پہلے مسیح) نے اس لافانی مقام کو حاصل کیا ہے، جس سے پہلے ولی حضرات نے حاصل کیا تھا، یہی نجات ہے۔

♦ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (تقریباً ۲۰۰۰ سال پہلے عیسائی دھرم) خدا التجا سے حاصل ہوتا ہے۔ میرے یعنی مرشد کی قربت میں جاؤ، اس واسطے کہ خدا کے پسر کہلاؤ گے۔

♦ حضرت محمد ﷺ (تقریباً ۱۴۰۰ سال پہلے۔ اسلام دھرم) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ذرہ ذرہ میں جلوہ گر خدا کے سیوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔
♦ آدی شکر آچاریہ (۱۲۰۰ سال پہلے) دنیا باطل ہے۔ اس میں حق ہے تو صرف اللہ (ہری) اور اس کا نام۔

♦ پر م س ن ت کبیر (۶۰۰ سال پہلے)

اردو! رام نام اتی در لہو، اورن تے نہیں کام
آدی مدھ او انتھو، رامہیہ تے سنگرام
رام سے جنگ کرو، وہی رفاہی ہے۔

رام نام अति दुर्लभ ,औरन ते नहीं काम।

आदि मध्य औ अन्तहूँ, रामहिं ते संग्राम।

जंग करो, वही रिफाही है।

♦ سدگرو ناک (۵۰۰ سال پہلے)۔ واحد خدا ہی حق ہے لیکن وہ مرشد کی مہربانی

کا صلہ ہے۔

♦ سوامی دیانند سرسوتی (۲۰۰ سال پہلے) جاوید، ابدی، لافانی، واحد روح مطلق

کی عبادت کریں، اس خدا کا خاص نام اوم ہے۔

♦ سوامی شری پرمانند جی پر م ہنس (۱۹۱۲-۱۹۶۹ء) پروردگار جب مہربانی کرتے

ہیں تو دشمن دوست بن جاتا ہے اور مصیبت راحت ہو جاتی ہے۔ خدا سب جگہ سے دیکھتا

ہے

۞

لاقتنا ہی شری سے مزین جو گیوں کے سرتاج
اجداد وقت اعلیٰ بزرگ شری سوامی

پرمانند صاحب

شری پرم ہنس آشرم، انسویا (چترکوٹ)

کے

لے حد پاک قدموں میں باادب پیش خدمت

روحانی ترغیب

گرو - وندانا

”اوم شری سَدگُرُو دِیو بھگوان کی جئے

جئے سَدگُرُو دِیو ، پَرَمَا نِنْد ، اَمَرُ شَرِیْن اَوِیکاری
نِرگُرُ زِمَلَن دَهرِی اَسْتھُو لَن ، کائِن شُو لُو بھُو بھاری
صورت نِج سُو ہِن ، کِلَمَل کھوہ ، بَکَمَن موہن چھوئی بھاری
اَمراپور وَا سنی ، سب سَلُھراشی ، سدا یگ رس نرِیکاری
اَنو بھُو غَم بھاری ، متی کے دِھیرا ، اَلکھ فقیرا اوتاری
یوگی ادھیسٹھا، ترکال ٹرٹھا ، کیول پد آندکاری
چتر گُو ٹھن آو، ادھیسٹھا لکھایو، اَنوسویا آسن ماری
شری پَرَم ہنس سوامی، اَنُتریا می ، ہیں بُو نامی سَنساری
ہُنسن ہنٹ کاری جگ ، پگو دھاری، وَرگ پَر ہاری اُنکاری
سَنہ پَنٹھ چلائے بھَرَم مٹائے رُوپ لکھایو کرتاری
یہ وِشیہ ہے تیرُو ، کَرٹ نِہو رُو، مُو پَر ہر و پَرَن دھاری

جئے سَدگرو-----بھاری

شری سوامی اڑگڑانندجی

(اعلیٰ بزرگ شری پریم)

بھوساگر۔ تارڑ کارڑ ہے، روی نندن۔ بندھن۔ کھنڈن ہے ہنس مہاراج کے متوسل
(شرٹاگت کنکر بھیت منے، گرو دیو دیا کر دین جنے

ہردی۔ کندر۔ تامص۔ بھاسکر ہے، تم وشڑوپر جاپتی شکر ہے

پر برہما پراپتروید بھڑیں، گرو دیو دیا کر دین جنے

من۔ وارن، کارن اٹکس ہے، نرتراڑ کرے ہری چاٹھس ہے

گڑ۔ گان۔ پراپڑیو گڑے، گرو دیو کر دین جنے

کل۔ کُنڈ لینی تم بھجک ہے، ہردی۔ گرتھو ویدارڑ ہے

مہما تو گوچر شدھ منے، گرو دیو دیا کر دین جنے

ابھیمان۔ پر بھاؤ۔ ویردک ہے، امی ہین جنے تم رچک ہے

من۔ کیت وُچت بھکتی گرو دیو دیا کر دین جنے

ریپوسودن منگل نایک ہے، سکھ۔ شانتی ورا بھی وایک ہے

بھو۔ تاپ ہرے تو نام گڑے، گرو دیو دیا کر دین جنے

تو نام سدا سکھ سادھک ہے، پتی تادھم، مانو پاوک ہے

مم مانس چنچل راتری دین، گرو دیو دیا کر دین جنے

جے سڈ گرو ایشور پر ایک ہے، بھوروگ۔ ویکارویناشک ہے

من لین رہے تو شری چرڑے، گرو دیو دیا کر دین جنے

وَنَدَنَا

ॐ شری سدگرو دیو بھگوان کی جے

مترجم کے قلم سے

ولی ویدویاس سے پہلے کوئی بھی شریعت کتاب کی شکل میں دستیاب نہیں تھی۔ شنیدہ علم کی اس روایت کو توڑتے ہوئے انہوں نے چار وید، برہم ستر، مہا بھارت، شری مد بھگود گیتا، جیسی پاک کتابوں میں اندوختہ مادی اور روحانی علم کے ذخیرہ کی تدوین کر آخر میں خود ہی فیصلہ کیا کہ سارے ویدوں کی جان اور اپنیشدوں کا جوہر ہے 'گیتا' اچھی طرح مطالعہ کر کے دل میں بسانے کے قابل ہے، جو بندہ پرورشری کرشن کی پاک زبان سے نکلا کلام ہے۔

درحقیقت الگ الگ نظریات سے گیتا پر تمام تفسیریں لکھی جا چکی ہیں، جب کہ سب کی واحد بنیاد گیتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جوگ کے مالک شری کرشن نے کوئی ایک ہی بات کہی ہوگی، پھر اختلافات کیوں؟ دراصل مقرر ایک ہی بات کہتا ہے لیکن سننے والوں میں جہاں تک رسائی ہوتی ہے، وہیں تک پہنچ پاتے ہیں، لہذا اختلافات دماغی فتور ہے، گیتا کسی خاص انسان، ذات، طبقہ، موقع محل مذہبی تفریقات خواہ کسی قدامت پرست فرقہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ تمام دنیا کی دائمی دینی کتاب ہے۔ یہ خود میں دینی کتاب ہی نہیں بلکہ دیگر دینی کتابوں میں موجود حقائق کا پیمانہ ہے۔ واحد خدا کے وجود کو سہی قبول کرتے ہیں لیکن اسے حاصل کرنے کا مکمل طریقہ سلسلہ وار صرف گیتا میں ہی موجود ہے جس کی تشریح رزم آشا، اہل بصیرت قابل احترام سوامی اڈرگڑا نند مہاراج کی ہتھارتھ گیتا ہے روحانی ترغیب سے عملی طور پر جو کچھ انہوں نے گیتا کے بارے میں سوچا سمجھا اور جانا، اسی کی قلم بند تحریر ہے 'ہتھارتھ گیتا، جوگ کے مالک شری کرشن کے گیتا میں بیان کئے گئے مفہوم کی صحیح تحقیق پیش کرنے کی بنا پر اس تشریح کا نام رکھا گیا ہے 'ہتھارتھ گیتا'

اس روح مطلق کے ماورائی کلام کے مطابق جسم ایک لباس ہے جو تغیر پذیر ہے آپ عورت ہوں خواہ مرد، یہ شکل جسم کی ہے، روح کی نہیں عورت، مرد کوئی بھی کیوں نہ ہو اسی کی پناہ میں آکر اعلیٰ شرف کو حاصل کرتا ہے۔ لہذا یادیں۔ الہی کا حق عورت مرد دونوں کو یکساں ہے۔ یقینی طور پر اگر انسان اس تشریح کا مطالعہ کریگا، اس پر عمل پیرا ہوگا تو بلاشبہ ذات پات، فرقہ پرستی اور مذہبی تفریقات سے نجات پا کر صراط مستقیم کی طرف مائل ہو اعلیٰ مقام کو حاصل کرے گا۔

’تھارتھ گیتا‘ کا مختلف سولہ زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ تھارتھ گیتا کی شکل میں اس کا ترجمہ اردو زبان میں پہلی بار پیش خدمت ہے جو ناگری رسم الخط میں سہائے ہے۔ کسی زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنا ایک مشکل طلب کام ہے کیوں کہ ہر زبان کا اپنا مزاج، اپنی تربیت، اظہار خیالات کا اپنا طریقہ اور تلفظ کی اپنی خصوصیت ہوتی ہے سو امی جی کی ہدایت کے مطابق تشریح کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کرنے کی ناچیز نے اپنی صلاحیت کے مطابق پوری کوشش کی ہے۔ کچھ تعریفی الفاظ کو بھی لفظ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ جوگ کے مالک شری کرشن، مرد کامل ارجن وغیرہ کے صفاتی ناموں کو جس کا تیسرا لکھا گیا ہے اس ترجمہ میں استعمال ہوئے مشکل الفاظ کے معنی کی فہرست بھی کتاب کے آخر میں قاری حضرات کی سہولت کے لئے شامل ہے۔

گیتا کا تصوف کوئی سہل نہیں۔ ترجمہ کرنے میں تمام مشکلیں سامنے آئی، مگر اعلیٰ بزرگ بے حد محترم سو امی جی ہمیشہ اپنے رحم و کرم سے نوازتے رہے، نظر آتا کرتے رہے جس سے یہ کام مکمل ہو سکا۔ شکر گزار ہوں میں شری پریم ناتھ چوبے جی کا، جو ہمت افزائی کرنے کے ساتھ۔ ساتھ جب بھی سو امی جی سے ملنے کا ضرورت پڑتی تو سو امی جی سے ملاقات کرانے کی زحمت گوارا کرتے۔

سب سے پہلے محترم ستہ شرمائے ’تھارتھ گیتا‘ کا اردو میں ترجمہ کرنے کی پیشکش

کی۔ ایک کتاب بھی عطا کی۔ بہت ہی مشکل کام جانکر میں نے ترجمہ کرنے سے انکار بھی کر دیا، لیکن جب میں خدی تھارتھ گیتا کا مطالعہ کرنے بیٹھا تو گیتا کی وحدانیت میں میری دلچسپی بڑھتی گئی اور اس کا احساس ہوا کہ یتھارتھ گیتا ایک ایسی عظیم دینی شریعت کی کتاب ہے جو ہر عام و خاص کو واحد خدا میں راغب کر صراط مستقیم کی طرف مائل کرتی ہے۔ قدرت کو مٹا کر، دلوں میں محبت پیدا کر، ذات پات فرقہ وارانہ و اعلیٰ ادنیٰ کے خیالات کو ختم کر انسانیت کا سبق دے، قومی بے چہتی کو اعلیٰ بلندی پر پہنچانے میں قادر ہے۔ بہت۔ بہت۔ بہت شکر گزار ہوں عزیز می جناب ارشاد حسین کا، جو سالوں اس کام سے وابستہ ہو اور رسم خط تیار کرنے میں صرف اپنا قیمتی وقت ہی صرف نہیں کیا بلکہ پروف ریڈنگ کے کام کو بھی بڑے خلوص کے ساتھ انجام دیا۔ انہیں کی محنت کا ثمرہ ہے کہ یہ کام بہت جلد مکمل ہو سکا۔ اسکے علاوہ میں ان حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے جیسے جس شکل میں بھی کام میں میری مدد کی ہے۔ تمام کوششوں کے باوجود بھی میری لاعلمی کی وجہ سے اس کتاب میں تمام خامیوں کا ہونا ممکن ہے۔ قارئین کرام سے گزارش کرونگا کہ اپنی صلاح اور اصلاح سے نوازنے کی زحمت گوارا کریں گے تاکہ آنے والے ایڈیشن میں اسے درست کیا جاسکے۔ سجدے شکر ادا کرتا ہوں اس پروردگار کا، جس نے میرے اس کام میں اتنی تقویت بخشی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر قابل احترام سوامی جی کی دعائیں اور ان کا فضل و کرم نہ ہوتا تو یہ ترجمہ مشکل ہی نہیں بلکہ ممکن تھا۔ جو کچھ بھی جیسا بھی پڑا ہے محض ان کی کرم فرمائی ہے ورنہ

دین اور ایمان کی باتیں، اس عظیم انسان کی باتیں

میں ناچیز کہاں لکھا باتیں گیتا کی یہ گیان کی باتیں

فقط ☆ منیر بخش عالم

دینی اصول ایک

(۱) سبھی پروردگار کی مخلوق۔

भमैवांशो जीवलोके जीवभुतः सनातनः ।

मनः षष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥ अ० १५ १७

سبھی انسان خدا کی مخلوق ہیں۔

(۲) انسانی جسم کی حقیقت۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।

अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥६॥६६

سکھ سے عاری، لمحاتی لیکن کمیاب انسانی جسم کو حاصل کر میری یاد کر یعنی میری یاد کا

حق انسانی جسم قبول کرنے والے کو ہے۔

(۳) انسان کی صرف دو ذاتیں۔

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन् दै आसुर एव च ।

दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थ मे शृणु ॥ ۱۹ ६ ६

انسان صرف دو طرح کے ہیں دیوتا اور شیطان جس کے دل میں روحانی دولت

آسوری (دہی) کام کرتی ہے، وہ دیوتا ہے اور جس کے دل میں دنیاوی دولت (آسوری)

(سम्पत्ति) کام کرتی ہے، وہ شیطان تیسری کوئی ذات کائنات میں نہیں ہے۔

(۴) ہر مرد خدا سے سہل الحصول۔

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा

यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयन्ते ।

ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोक-

मश्नन्ति दिव्यान्दिवि देवभोगान् ॥ ६।२०

مجھے یاد کر لوگ جنت تک کی خواہش کرتے ہیں، میں انہیں عطا کرتا ہوں۔

مطلب یہ کہ سب کچھ واحد خدا سے سہل الحصول ہے۔

(۵) خدائی قربت سے گناہوں کا خاتمہ۔

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्स्नः ।

सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं सन्तरिष्यासि ॥ ४।३६

سارے گناہ گاروں سے زیادہ گناہ کرنے والا بھی علم کی کشتی سے بلاشبہ پار

ہو جائے گا،

(۶) علم (ज्ञान)۔

अध्यात्मज्ञानित्यत्वं तत्त्वज्ञानार्थदशनम्

एतज्ज्ञानमिति प्रोक्तमज्ञानं यदतोडन्यथा ॥ १३। १११

روح کے تسلط میں برتاؤ و عنصر کے معنی میں مجھ پروردگار کا بدیہی دیدار علم ہے اور

اسکے علاوہ جو کچھ بھی ہے جہالت ہے۔ لہذا معبود کا بدیہی دیدار ہی علم ہے۔

(۷) یاد (भजन) کا حق سب کو۔

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।

साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यसितो हि सः ॥

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छन्ति । निगच्छति ।

कौन्तेय प्रतिजानीहि न में भक्तः प्रणश्यति ॥ ६। ३०-३१

بے حد بد کردار انسان بھی میری یاد کر کے جلد ہی دیندار ہو جاتا ہے اور ہمیشہ قائم

دوام رہنے والے حقیقی سکون کو حاصل کر لیتا ہے۔ لہذا دیندار انسان وہ ہے جو واحد خدا کے لئے وقف ہے۔

(۸) راہِ خدا میں بیچ کا اختتام (ناش) نہیں۔

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते।

स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥२॥४०

اس خود شناسی کے عمل کا تھوڑا برتاؤ بھی آواگون کے بے حد خوف سے نجات

دلانے والا ہوتا ہے۔

(۹) مقامِ خدا۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृदयेश्चरुं न तिष्ठति।

भ्रामयन्त्यर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥ १८॥६१

خدا سبھی دنیاوی جانداروں کے دل میں قیام کرتا ہے۔

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत।

तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ॥१९॥६२

پوری عقیدت کے ساتھ اس واحد خدا کی پناہ میں جا، جس کے فضل سے تو اعلیٰ

سکون، دائمی اعلیٰ مقام کو حاصل کرے گا۔

(۱۰) یگ (یگا)۔

सर्वाणीन्द्रियकर्माणि प्राणकर्माणि चापरे।

आत्मसंयमयोगान्नौ जुह्वति ज्ञानदीपिते ॥४॥२७

سارے حواس کے کاروبار کو من کی کوششوں کو علم سے روشن زدہ روح میں، تقویٰ

کی تمثیل آتش جوگ (یوگاگین) میں سپرد (ہون) کرتے ہیں۔

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथापरे।

प्राणापानगतीं सूद्ध्वा प्राणायामपरायणाः ॥४॥२६

بہت سے جوگی نفس آمد (شवास) کا نفس خارج (پرشواس) میں ہون کرتے ہیں اور بہت سے نفس خارج کا نفس آمد میں اس سے آگے کی حالت ہونے پر دوسرے تنفس کی حرکت کو قابو میں کر کے حبس دم (پرنا یام) کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ریاضت جوگ (یوگ ساधना) کے مخصوص طریقہ کا نام یوگ ہے۔ اس یوگ کو عملی شکل دینا عمل ہے۔

(۱۱) یوگ کرنے کا حق۔

यज्ञशिष्टामृतभुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम्

नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्त्म् ॥ ۱۸ ۱۳ ۹

یوگ نہ کرنے والوں کو دوبارہ انسانی جسم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ یعنی یوگ کرنے کا حق ان تمام لوگوں کو ہے، جنہیں انسانی جسم نصیب ہوا ہے۔

(۱۲) خدائی دیدار ممکن ہے۔

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवविधोऽर्जुन।

ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च प्रन्तप ॥ 99 ۱۶ ۸

لاشریک عقیدت کے ذریعہ میں بدیہی دیدار کرنے، جاننے و نسبت بنانے کے لئے بھی سہل الحصول ہوں۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेन-

माश्चर्यवद्भवति मथैव चान्यः।

आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति

श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित् ॥ ۱۲ ۱۲ ۶

اس لافانی روح کو کوئی شاذ ہی حیرت انگیز نظر سے دیکھتا ہے یعنی یہ بدیہی دیدار ہے۔

(۱۳) روح ہی حق ہے، ابدی ہے۔

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च।

नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनामनः ॥ २ ॥ १२४

روح (اتما) ہی حق ہے۔ روح ہی ابدی ہے۔

(۱۴) خالق (विधाता) اور اس کے ذریعہ تخلیق کی گئی کائنات فانی ہے۔

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनोऽर्जुन ।

मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न ॥ ८ ॥ १६६

خالق (ब्रह्मा) اور اس سے تخلیق کی گئی کائنات، دیوتا اور شیطان دکھوں کا مخزن

اور چند روزہ وفانی ہیں۔

(۱۵) دیوتا کی عبادت (देव-पूजा)

कामस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ।

तं तं नियममास्थाय प्रयताः स्वया ॥ ७ ॥ १२०

خواہشات سے جن کی عقل محصور ہے، ایسے کم عقل انسان ہی معبود کے علاوہ دیگر

دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں۔

येऽप्यन्यदेवता भक्ता यजन्ते श्रद्धयान्विताः ।

तेऽपि मामेव कौन्तेय यजन्त्यविधिपूर्वकम् ॥ ६ ॥ १२३

دیوتاؤں کی عبادت کرنے والا میری ہی عبادت کرتا ہے۔ لیکن یہ عبادت

غیر مناسب طریقوں کی حامل ہے، لہذا ختم ہو جاتی ہے۔

कर्षयन्तः शरीरस्थं भुतग्रामचेतसः ।

मां चैवान्तः शरीरस्थं तान्विद्धसुरनिश्चयान् ॥ ११ ॥ १७ ॥ १६

صالح عقیدت مند دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں، لیکن ایسے پرستاروں کو بھی تو شیطان جان۔

(۱۶) بدذات (अधम)۔

अशास्त्रमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन्

यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥ ८ ॥ १३३

جو یگ کے مقررہ طریقہ کو ترک کر خیالی طریقوں سے یگ کرتے ہیں، وہ ہی ظالم گنہگار اور انسانوں میں بدذات ہیں۔
(۱۷) مقررہ طریقہ کیا ہے۔

ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ।

यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥ ८ १९३

’اوم‘ جو لافانی خالق کل (بھ) کا تعارف کنندہ ہے۔ اس کا وظیفہ اور مجھ ایک قادر مطلق کی یاد بصر عظیم انسان کی نگہبانی میں تصور (دھیان) (۱۸) شریعت (شاستر)

इति गुह्यतमं शास्त्रमिदमुक्त मयानघ

एतद्बुद्ध्वा बुद्धिमान्स्यात्कृतयश्च भारत ॥ १५ १२०

شریعت گیتا ہے۔

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्साकार्यव्यस्थितौ ।

ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ॥ ۱۹۶ ۱۲۸

فرض اور نافرہ کے تعین میں شریعت ہی ثبوت ہے، لہذا ’گیتا‘ کے مقررہ طریقہ سے عمل کریں۔

(۱۹) دین (دھرم)

सर्व धर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ॥ ۱۹ १۶६

دینی تبدیلی کو ترک کر محض ایک میری پناہ میں ہو جائی یعنی واحد خدا کے متعلق بطور کلی سپردگی ہی دین کی بنیاد ہے۔ اس خدا کو حاصل کرنے کے مقررہ طریقہ کا عمل ہی دینی عمل ہے۔ (باب ۲ شلوک ۴۰) اور جو اس کا عمل کرتا ہے۔ وہ بے حد گنہگار بھی جلد ہی دیندار ہو جاتا ہے (باب ۹، شلوک ۳۰)۔

(۲۰) دین کو حاصل کہاں سے کریں؟

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाहममृतस्याव्ययस्य च ।

शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥ १४।२७

اس لافانی خدا کی، خالد کی، دائمی دین کی اور مسلسل سالم یک رنگ مسرت کی میں

ہی پناہ ہوں یعنی خدا میں محومرشد ہی ان سب کی پناہ گاہ ہے۔

نوٹ:- دنیا کے سارے مذاہب کا حقیقی چشمہ (ساتی دھارا) گیتا کی ہی

اشاعت ہے۔

اوم

دیباچہ

درحقیقت گیتا کی شرح لکھنے کی اب کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، کیونکہ اس پر سیکڑوں تشریحات لکھی جا چکی ہیں، جن میں تمام تو صرف سنسکرت میں ہی ہیں۔ گیتا کو لیکر پچاسوں خیالات ہیں، جبکہ سب کی بنیاد واحد گیتا ہے۔ جوگ کے مالک شری کرشن نے ایک بات کہی ہوگی، پھر یہ اختلافات کیوں؟ درحقیقت مقرر ایک ہی بات کہتا ہے، لیکن سننے والے اگر دس بیٹھے ہوں تو دس طرح کے مفہوم ان کی سمجھ میں آتے ہیں۔ انسان کی عقل پر ملکات مذموم (تموگوण) ملکات ردیہ (رजोगुण) یا ملکات فاضلہ (सत्तोगुण) کا جتنا اثر ہے، اسی اختلافات قدرتی ہے۔ اسی کی سطح سے اس بات کو پکڑ پاتا ہے اس سے آگے وہ سمجھ نہیں پاتا۔ لہذا اختلافات قدرتی ہیں۔

مختلف خیالات سے اور کبھی کبھی ایک ہی اصول کو الگ۔ الگ دور اور زبانوں میں اظہار کرنے سے عام انسان شک و شبہ میں پڑ جاتا ہے۔

تمام تشریحوں کے بیچ وہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے، لیکن خالص معنی والی ایک کتاب ہزاروں تشریحوں کے بیچ رکھ دی جائے، تو ان میں یہ پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے کہ حقیقی کون ہے؟ موجودہ دور میں گیتا کی بہت سی تشریحیں ہو گئی ہیں۔ سبھی اپنی اپنی سچائی کا اعلان کرتی ہیں، لیکن گیتا کے حقیقی مفہوم سے وہ بہت دور ہیں۔ بلاشبہ کچھ عظیم انسانوں نے حقیقت کا مشاہدہ بھی کیا لیکن کچھ وجوہات سے وہ اسے معاشرہ کے سامنے پیش نہ کر سکے شری کرشن کی خواہش کو دلنشین نہ کر پانے کی بنیادی وجہ ہے وہ ایک جوگی تھے۔ شری کرشن جس سطح کی بات کرتے ہیں، دھیرے دھیرے ان کے نقش قدم پر چلنے والا،

اسی سطح پر کھڑا ہونے والا کوئی عظیم انسان ہی لفظ بہ لفظ بتا سکے گا کہ شری کرشن نے جس وقت گیتا کی نصیحت دی تھی، اس وقت ان کے دلی احساسات کیا تھے؟ دلی احساسات کے سارے خیالات کا اظہار نہیں کیا جاسکتا۔ کچھ تو بیان میں آتے ہیں کچھ ادا سے ظاہر ہوتے ہیں اور باقی خالص عملی ہیں۔ جسے کوئی راہرو چل کر ہی جان سکتا ہے۔ جس مقام پر شری کرشن فائز تھے، دھیرے دھیرے چل کر اسی مقام کو حاصل کرنے والا عظیم انسان ہی جانتا ہے کہ گیتا کیا کہتی ہے؟ وہ گیتا کے سطور ہی نہیں دہراتا بلکہ ان کے مفہومات کا بھی اظہار کر دیتا ہے، کیونکہ جو منظر شری کرشن کے سامنے تھا، وہی اس موجودہ عظیم انسان کے سامنے بھی ہے۔ لہذا وہ دیکھتا ہے، دیکھا دیگا۔ آپ میں جگا بھی دیگا، اس راہ پر چلا بھی دے گا۔

بزرگوار شری پرمنس جی مہاراج بھی اسی پائے کے عظیم انسان تھے۔ ان کے الفاظ اور باطنی ترغیب سے مجھے گیتا کا جو مفہوم ملا، اس کی تدوین و تھارتھ گیتا (حقیق گیتا) ہے اس میں میرا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ عمل پر منحصر ہے۔ وسیلہ قبول کرنے والے ہر انسان کو اسی راستے سے گزرنا ہوگا۔ جب تک وہ اس سے الگ ہے، تب تک ظاہر ہے کہ وہ تدبیر (ساधन) نہیں کرتا کسی نہ کسی طرح کی لکیر ضرور پٹتا ہے، لہذا کسی عظیم انسان کی قربت میں جائیں۔ شری کرشن نے کسی دوسرے سچائی کو ظاہر نہیں کیا۔ 'गीतं ऋषिभिर्बहुधा' عارف حضرات نے کئی مرتبہ جس کی حمد و ثنا کی ہے، وہی بیان کرنے جا رہا ہوں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس علم کو صرف میں ہی جانتا ہوں میں ہی بتاؤں گا بلکہ کہا۔ "کسی مبصر کی قربت میں جاؤ پورے خلوص سے خدمت کر کے اس علم کو حاصل کرو"۔ شری کرشن نے عظیم انسانوں کے ذریعہ تحقیق کی گئی حقیقت کو ہی ظاہر کیا ہے۔

گیتا سلیس سنسکرت میں ہے۔ اگر الفاظ کے اجزائے ترتیبی کی طرف خیال کریں تو گیتا کا زیادہ تر حصہ آپ بطور خود دلنشین کر سکیں گے لیکن آپ جیسے کا تیسرا مفہوم نہیں لیتے۔ بطور مثال شری کرشن نے صاف صاف کہا۔ یک کا طریق کار ہی عمل ہے، پھر بھی آپ کہتے

ہیں کہ کھیتی کرنا عمل ہے۔ یگ کے مطلب کو صاف کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یگ میں بہت سے جوگی حضرات جان (پ्राण) کی ریاج (अपान) میں سپردگی (हवन) کرتے ہیں، بہت سے ریاج کی جان میں سپردگی کرتے ہیں بہت سے جوگی جان۔ ریاج دونوں کو روک کر جس دم مس لگ جاتے ہیں۔ بہت سے جوگی حضرات حواس کی تمام خصائل کو احتیاط کے آگ میں سپرد کرتے ہیں۔ اس طرح تنفس کی فکر، یگ، ہے من کے ساتھ حواس کا احتیاط یگ ہے۔ شریعت کے مصنف نے خود یگ کو بتایا، پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ 'وشنو' (पर्वद्गार) کے واسطے سواہا بولنا، آگ میں جو، تل گھی کو سپرد کرنا یگ ہے۔ جوگ کے مالک نے ایسا ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

کیا وجہ ہے کہ آپ سمجھ نہیں پاتے؟ بال کی کھال نکال کر رٹنے پر بھی کیوں طرز تقریر ہی آپ کے ہاتھ لگتی ہے؟ آپ اپنے کو حقیقی علم سے مُبرا ہی کیوں پاتے ہیں؟ درحقیقت انسان جنم کے بعد دھیرے دھیرے بڑا ہوتا ہے تو خاندانی دولت، گھر، دوکان، زمین جائیداد، عہدہ، عزت، گائے، بھینس اور مٹھین، اوزار وغیرہ اسے وراثت میں ملتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اس سے کچھ قدمیں، رواجیں، عبادت کے طور طریقے بھی وراثت میں مل جاتے ہیں تینٹس کروڑ دیوی دیوتا تو بھارت میں بہت پہلے شمار کئے گئے تھے۔ دنیا میں ان کی بے شمار شکلیں ہیں۔ بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے اپنے والدین، بھائی بہن، پاس پڑوس میں ان کی عبادت دیکھتا ہے۔ خاندان میں مروجہ عبادت کے طور طریقے مستقل نشان کی چھایا اس کے دماغ پر پڑ جاتی ہے دیوی کی عبادت ملی تو تا عمر دیوی دیوی رٹتا ہے، خاندان میں آسیب (भूत प्रेत) کی عبادت ملی تو بھوت۔ بھوت رٹتا ہے کوئی شیو تو کوئی کرشن اور کوئی کچھ نہ کچھ پکڑے ہی رہتا ہے۔ انہیں وہ چھوڑ نہیں سکتا۔

ایسے گمراہ انسان کو گیتا، جیسی افادی شریعت مل بھی جائے، تو وہ اسے نہیں سمجھ سکتا باپ دادوں کی دولت کو شاید وہ چھوڑ بھی سکتا ہے۔ لیکن ان قدموں اور مذہبی مسائل کو نہیں

سلجھا سکتا۔ ابا و اجداد کی دولت کو چھوڑ کر آپ ہزاروں میل دور جاسکتے ہیں لیکن دل و دماغ میں نقش یہ قدامت پرست خیالات وہاں بھی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑتے آپ سر قلم کر کے تو الگ رکھ نہیں سکتے۔ لہذا آپ حقیقی شریعت کو بھی انہیں قدامتوں، رسم۔ رواجوں، مسلمات اور عبادت کے طور طریقوں کے مطابق ڈھال کر دیکھنا چاہتے ہیں اگر ان کے مطابق بات بنتا ہے، بات چیت کا سلسلہ بنتا ہے، تو آپ اسے صحیح مانتے ہیں اور نہیں بنتا ہے، تو غلط مانتے ہیں اسی لئے آپ گیتا کا راز نہیں سمجھ پاتے۔ گیتا کا راز، راز ہی بکر رہ جاتا ہے اس کے حقیقی جانکار عابد یا مرشد کامل ہیں وے ہی بتا سکتے ہیں کہ گیتا کیا کہتی ہے سب نہیں جان سکتے سب کے لئے آسان طریقہ یہی ہے کہ اسے کسی عظیم انسان کی قربت میں سمجھیں، جس کے لئے شری کرشن نے زور دیا ہے۔

گیتا کسی مخصوص انسان، ذات، طبقہ، فرقہ، دور یا کسی قدامتی فقہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ساری دنیا کی ہر دور کی کتاب شریعت ہے۔ یہ ہر ملک ہر ذات اور ہر سطح کے ہر عورت مرد کے لئے سب کے لئے ہے۔ صرف دوسروں سے سنکر یا کسی سے متاثر ہو کر انسان کو ایسا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے جس کا اثر سیدھے اس کے خود کے وجود پر پڑتا ہو پہلے سے چلی آرہی ضد کے خیال سے آزاد ہو کر سچائی کی تحقیق کرنے والوں کے لئے یہ عارفوں سے تعلق رکھنے والی کتاب روشنی کی مینار ہے۔ ہندوؤں کا اسرار ہے کہ وید ہی ثبوت ہے۔ وید کا معنی ہے علم قادر مطلق کی جانکاری۔ روح مطلق نہ سنسکرت میں ہے نہ سنگیتاؤں (وید سے تعلق رکھنے والے مجموعہ) میں۔ کتابیں تو محض اس کے لئے اشاریہ ہیں۔ وہ درحقیقت دل میں بیدار ہوتا ہے۔

وشوا متر فکر میں ڈوبے ہوئے تھے ان کی عقیدت دیکھ کر (دیوتا) تشریف لائے اور بولے۔ آج سے تم عارف ہو۔ وشوا متر کو اطمینان نہیں ہوا۔ غور و فکر میں ڈوبے رہے۔ کچھ وقت کے بعد دیوتاؤں کے ساتھ دیوتا پھر آئے

اور بولے، ”آج سے تم شاہی عارف (راجریشی) ہو، لیکن وشوامتر کا مقصد حل نہیں ہوا۔ وے لگاتا ر فکر میں ڈوبے رہے دیوتاروحانی دوستوں کے ساتھ پھر آئے اور بتایا کی آج سے آپ ولی (مہاریشی) ہوئے وشوامتر نے کہا ”نہیں مجھے نفس کش برہمن عارف (جیتیند্রی بھاریشی) کہیں۔“ برہمانے کہا۔ ”ابھی تم نفس کش نہیں ہو۔ وشوامتر پھر ریاضت میں لگ گئے، ان کے دماغ سے ریاضت کا جلال نکلنے لگا، تب دیوتاؤں نے برہما سے گزارش کی۔ برہما اسی طرح وشوامتر سے بولے، اب تم برہمن عارف (بھاریشی) ہو۔“ وشوامتر نے کہا کہ، اگر میں برہمن عارف ہوں تو وید مجھے قبول کریں۔ وید وشوامتر کے دل میں اتر آئے جو عنصر ظاہر نہیں تھا، ظاہر ہو گیا یہی وید ہے، نہ کہ کتاب۔ جہاں وشوامتر رہتے تھے، وہاں وید رہتا تھا۔

یہی شری کرشن بھی کہتے ہیں کہ دنیا لافانی پیپل کا درخت ہے، اوپر قادر مطلق جس کی جڑ اور نیچے تمام قدرتی تخلیقات شامل ہیں۔ جو اس قدرت کا خاتمہ کر کے روح مطلق کو جان لیتا ہے، وہ ویدوں کا عالم ہے۔ ارجن! میں بھی ویدوں کا عالم ہوں۔ لہذا قدرت کے اشاعت اور اختتام کے ساتھ روح مطلق کے احساس کا نام وید ہے یہ احساس خدا کی دین ہے لہذا وید انسان کی پہنچ کے باہر کہا جاتا ہے۔ عظیم انسان انسانی دائرہ حد کے باہر ہوتا ہے، اس کے وسیلہ سے روح مطلق ہی بولتا۔ وے روح مطلق کے مبلغ (ٹرانسمیٹر) ہو جاتے ہیں۔ صرف الفاظ کے علم کی بنیاد پر ان کے الفاظ میں پوشیدہ حقیقت کو پرکھا نہیں جاسکتا۔ انہیں وہی جان پاتا ہے، جس نے عملی راہ پر چل کر اس انسانی حد سے باہر (Non-Person) کی حالت کو پایا ہو، جس کا انسان (تکبر) الہ میں جذب ہو چکا ہو۔ درحقیقت وید انسانوں کی پہنچ کے باہر ہے لیکن بولنے والے چند عظیم انسان ہی تھے۔ انہیں کے کلام کی تدوین وید کہلاتا ہے۔ لیکن جب شریعت تحریر میں آ جاتی ہے تب معاشرتی انتظامیہ کے اصول بھی اس کے ساتھ قلم بند کر دیا جاتا ہے۔ عظیم انسان کے

نام پر عوام ان کا بھی اتباع کرنے لگتے ہیں، گو کہ دین سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں رہتا۔ جدید دور میں وزیروں کے آگے پیچھے گھوم کر عام رہنما بھی حکام سے اپنا کام کرا لیتے ہیں جبکہ وزیر ایسے رہنماؤں کو جانتے بھی نہیں۔ اسی طرح معاشرتی انتظام کر عظیم انسان کی ووٹ میں جینے کھانے کا انتظام بھی کتابوں میں قلم بند کر دیتے ہیں۔ ان کا معاشرتی استعمال جزوقتی ہوتا ہے۔ ویدوں کے متعلق بھی یہی ہے۔ ان کی قدیمی سچائی اپنشدوں میں منتخب ہے انہیں اپنشدوں کا مغز سخن جوگ کے مالک شری کرشن کا کلام، گیتا، ہے۔ لب لباب یہ ہے کہ گیتا انسانی قوت کے باہر، وید کے رس کے سمندر سے پیدا ہوا، اپنشدوں کے نوشاب کا مکمل جوہر ہے۔

اسی طرح ہر ایک عظیم انسان، جو عنصر اعلیٰ کو حاصل کر لیتا ہے، خود میں کتاب شریعت ہے۔ اس کے کلام کا مجموعہ دنیا میں کہیں بھی ہو، شریعت کہلاتی ہے۔ لیکن چند مذاہب کے ماننے والوں کا کہنا یہ ہے کہ ”جتنا قرآن پاک میں لکھا ہے اتنا ہی حق ہے اب قرآن نہیں نازل ہوگا۔“ ”عیسیٰ مسیح پر یقین کئے بغیر جنت نہیں مل سکتی وہ خدا کا اکلوتا بیٹا تھا، اب ایسا عظیم انسان نہیں ہو سکتا“ یہ ان کی قد امتی سوچ ہے اگر اسی عنصر کو ظاہر کر لیا جائے، تو وہی بات پھر ہوگی۔

’گیتا‘ عالمگیر ہے۔ دین کے نام پر مروجہ دنیا کی تمام شریعتوں میں گیتا کا مقام بے مثال ہے یہ خود میں کتاب شریعت ہی نہیں بلکہ دیگر مذہبی کتابوں میں پوشیدہ سچائی کا پیمانہ بھی ہے گیتا وہ کسوٹی ہے جس پر ہر ایک مذہبی کتاب میں دُھندلا سچ اجاگر ہو اٹھتا ہے۔ ایک دوسرے کے مخالف بیانات کا حل نکل آتا ہے ہر ایک مذہبی کتاب میں دنیا میں جینے کھانے کا فن اور مذہبی روش کے طور طریقوں کی افراط ہے۔ زندگی کو دلکش بنانے کے لئے انہیں کرنے اور نہ کرنے کے دلچسپ لیکن خوفناک بیانات سے مذہبی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ مذہبی طور طریقوں کی اسی روش کو عوام دین سمجھنے لگتے ہیں زندگی گزارنے کے فن کے

لئے تیار شدہ عبادت کے اصولوں میں دورہ زمانہ اور حالات کے مطابق بدلاؤ قدرتی ہے مذہب کے نام پر سماج میں جھگڑے کی واحد وجہ یہی ہے۔ 'گیتا' ان لمحاتی انتظامات سے اوپر اٹھکر روحانی تکمیل میں قائم کرنے کا عملی غور و فکر ہے۔ جس کا ایک بھی شلوک مادی زندگی بسر کرنے کے لئے نہیں ہے۔ اس کا ہر ایک شلوک آپ سے باطنی جنگ 'عبادت' کی مانگ کرتا ہے۔ غیر مستند مختلف مذہبی کتابوں کی طرح یہ آپ کو جنت یا دوزخ کی کشمکش میں پھنسا کر نہیں چھوڑتی، بلکہ اس دائمیت کا حصول کراتی ہے۔ جس کے پیچھے زندگی اور موت کی قید نہیں رہ جاتی۔ اٹھ کر روحانی تکمیل میں قائم کرنے کا عملی غور و فکر ہے، جس کا ایک بھی اشلوک مادی زندگی بسر کرنے کے لئے نہیں ہے۔ اس کا ہر ایک اشلوک آپ سے باطنی جنگ 'عبادت' کی مانگ کرتا ہے۔ غیر مستند مختلف مذہبی کتابوں کی طرح یہ آپ کو جنت یا دوزخ کی کشمکش میں پھنسا کر نہیں چھوڑتی، بلکہ اُس دائمیت کا حصول کراتی ہے، جس کے پیچھے زندگی اور موت کی قید نہیں رہ جاتی۔

ہر ایک عظیم انسان کا اپنا انداز اور کچھ اپنے خاص الفاظ ہوتے ہیں۔ جوگ کے مالک شری کرشن نے بھی گیتا میں 'عمل'، 'یگ'، 'نسل'، 'ابن الغیب'، 'جنگ میدان'، 'علم وغیرہ' الفاظ پر بار بار زور دیا ہے۔ ان الفاظ کا اپنا مفہوم ہے اور ان کے دہرائے جانے میں ان کی اپنی خوبصورتی ہے۔ ہندی ترجمہ میں ان الفاظ کو اسی مفہوم میں لیا گیا ہے اور ضروری جگہوں کی تفسیر بھی کی گئی ہے۔ گیتا کے دلکش مندرجہ ذیل سوالات ہیں، جن کا مفہوم جدید معاشرہ کھوچکا ہے۔ وے اس طرح ہیں جنہیں آپ 'یتھارتھ گیتا' (حقیقی گیتا) میں پائیں گے۔

۱:- شری کرشن۔ جوگ کے مالک تھے

۲:- حق۔ روح ہی حق ہے

۳:- ابدی۔ روح ابدی ہے، خدا ابدی ہے۔

۴:- ابدی دین۔ (سنااتن دھرم) روح مطلق سے ملانے والا طریقہ عمل ہے۔

۵:- جنگ۔ روحانی اور دینیوں کی دولتوں کی تصادم 'جنگ' ہے یہ باطن کے دو خصائل ہیں۔

ان کا ختم ہو جانا انجام ہے۔

۶:- میدان جنگ۔ یہ انسانی جسم اور من کے ساتھ حواس کا ہجوم میدان جنگ ہے۔

۷:- علم۔ روح مطلق کی بدیہی جانکاری 'علم' ہے۔

۸:- جوگ۔ دنیا کے وصل و ہجر سے عاری غیر مرنی خدا سے نسبت بنا لینے کا نام 'جوگ' ہے۔

۹:- علمی جوگ۔ عبادت ہی عمل ہے۔ اپنے پر منحصر ہو کر عمل میں لگ جانا 'علمی جوگ' ہے۔

۱۰:- بے غرض عملی جوگ۔ خدا پر منحصر ہو کر، خود سپردگی کے ساتھ عمل میں لگ جانا بے غرض

عملی جوگ ہے۔

۱۱:- شری کرشن نے کس حق کو اجاگر کیا؟ شری کرشن نے اسی حق کو اجاگر، جس کو مبصر انسانوں

نے پہلے دیکھ لیا تھا اور مستقبل میں بھی دیکھیں گے۔

۱۲:- یگ۔ ریاضت کے خاص طریقہ کا نام 'یگ' ہے۔

۱۳:- عمل۔ یگ کو عملی شکل دینا ہی 'عمل' ہے۔

۱۴:- نسل۔ عبادت کا ایک ہی طریقہ، جس کا نام عمل ہے جس کو چار درجات میں بانٹا ہے،

وے ہی چار نسلیں ہیں۔ یہ ایک ہی ریاضت کش کے اونچے اونچے درجات ہیں، نہ کہ

ذاتیں۔

۱۵:- دوغله (ابن الغیب)۔ راہِ خدا میں بھٹک جانا، ریاضت میں شک و شبہ کا پیدا ہو جانا

دوغله (ابن الغیب) ہے۔

۱۶:- انسانی درجات۔ باطن کے خصائل کے مطابق انسان دو طرح کے ہوتے ہیں۔

ایک فرشتوں جیسا، دوسرا شیطانوں جیسا یہی انسان کی دو ذاتیں ہیں جن کا تعین خصائل کے

مطابق کیا جاتا ہے یہ خصائل کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔

۱۷:- فرشتہ۔ دل کی دنیا میں خدائی نور حاصل کرانے والی صفات کا انبوہ ہے۔ باہری

دیوتاؤں کی عبادت جہالت کی دین ہے۔

۱۸:- اوتار۔ انسان کے دل میں ہوتا ہے۔ باہر نہیں۔

۱۹:- عظیم الشان دیدار۔ جوگی کے دل میں خدا کے ذریعہ عطا کیا گیا احساس ہے۔ خدا ریاضت کشوں میں خود نظر بن کر کھڑے ہوں تبھی دیدار ہوتا ہے۔

۲۰:- قابل عبادت الہ۔ واحد اعلیٰ ترین خدا ہی، قابل عبادت دیوتا، ہے۔ اسے تلاش کرنے کی جگہ دل کی دنیا ہے اس کے حصول کا (مصدر) اسی غیر مرئی شکل میں موجود 'حصول والے عظیم انسانوں کے ذریعہ ممکن ہے۔

اب ان میں سے جوگ کے مالک شری کرشن کی حقیقی شکل کو سمجھنے کے لئے باب تین تک آپ کو مطالعہ کرنا ہوگا اور باب تیرہ تک آپ پوری طرح سمجھنے لگیں گے کہ شری کرشن جوگی تھے۔ باب دو سے ہی سچائی صاف صاف سامنے آجائے گی۔ ابدی اور حقیقت ایک دوسرے کے تکمیل ہیں، یہ باب دو سے ہی ظاہر ہوگا، ویسے یہ سلسلہ پورا ہونے تک چلے گا۔ جنگ کی شکل کیا ہے باب چار تک پہنچتے پہنچتے ظاہر ہونے لگے گی، ویسے باب سولہ تک اس پر نظر رکھنی چاہئے، میدان جنگ کے لئے باب تیرہ بار ہا دیکھیں۔

'علم' باب چار سے ظاہر ہوگا اور باب تیرہ میں اچھی طرح سمجھ میں آئے گا کہ بد یہی دیدار کا نام 'علم'۔ 'جوگ' باب چھ تک آپ سمجھ سکیں گے، ویسے آخر تک جوگ کے مختلف حصوں کی تشریح ہے۔ 'علمی جوگ' باب تین سے چھ تک ظاہر ہو جائے گا۔ آگے دیکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ بے غرض عملی جوگ باب دو سے شروع ہو کر تکمیل تک ہے۔

'یگ' کے بارے میں آپ باب تین سے چار تک پڑھیں، صاف۔ صاف ظاہر ہو جائے گا 'عمل' کا نام باب ۲/۳۹ میں پہلی بار دیا گیا ہے۔ اسی اشلوک سے باب چار تک

پڑھ لیں، تو ظاہر ہو جائے گا کہ عمل کا معنی یاد الٰہی کیوں ہے؟ باب سولہ اور سترہ یہ خیال قائم کر دینا ہے کہ یہی حقیقت ہے۔ دوغلہ، باب تین میں اور 'اوتار' باب چار میں ظاہر ہو جائے گا اہتمام نسل (نسلی تقسیم) کے لئے باب اٹھارہ دیکھنا، ویسے اشارہ تو باب تین۔ چار میں بھی ہے۔ انسان کی دیوتا اور شیطان ذاتوں کے لئے باب سولہ قابل دید ہے۔ عظیم الشان دیدار، باب دس سے گیارہ تک ظاہر ہو گیا ہے، باب سات، نو اور پندرہ میں بھی اس پر روشنی

ڈالی گئی ہے۔ باب سات۔ نو اور سترہ میں خارجی دیوتاؤں کا خارج الوجود ظاہر ہو جاتا ہے خدا کی عبادت کا مقام دل کی دنیا ہی ہے، جس میں تصور تنفس کے فکر وغیرہ کا برتاؤ جو تنہائی میں بیٹھ کر (بت خانہ اور مورت کے سامنے نہیں) کیا جاتا ہے۔ باب تین، چار، چھ اور اٹھارہ میں ظاہر ہے۔ بہت غور و فکر سے کیا مطلب ہے۔ اگر باب چھ تک ہی مطالعہ کر لیں، تو بھی، ہتھارتھ گیتا، کا اصل مفہوم آپ کی سمجھ میں آ جائے گا۔

گیتا جنگ رومی کا وسیلہ نہیں، بلکہ زندگی کی جنگ میں دائمی فتح کی عملی تربیت ہے لہذا کتاب جنگ ہے، جو حقیقی کامیابی دلاتی ہے، لیکن گیتا میں بیان کی گئی جنگ، تلوار، کمان، تیر، گرز اور پھاوڑا سے لڑی جانے والی دنیوی جنگ نہیں ہے اور ان لڑائیوں میں حقیقی کامیابی مضمحل ہے، یہ نیک و بد خصائل کی جنگ ہے، جن کے مشابہت بیان کرنے کا رواج رہا ہے، وید میں اندر اور ورتز، علم اور جہالت پرانوں میں دیوتاؤں اور اسوروں کی جنگ، جنگی داستانوں (رزمیات) میں رام اور راو، کورؤں اور پانڈوں کی جنگ کو ہی گیتا میں میدان دین (دھرم چھتیر) اور میدان عمل (کुरुکھتر) روحانی دولت و دنیوی دولت، ہمزات اور غیر نسلی نیک صفت اور بد صفت کی جنگ کہی گئی ہے۔

یہ جنگ جہاں ہوتی ہے، وہ جگہ کہاں ہے؟ گیتا کا میدان دین اور میدان عمل بھارت کا کوئی زمینی حصہ نہیں، بلکہ خود گیتا کے مصنف کے الفاظ میں इन्द्र शरीरं कौन्तेय क्षेत्रमित्यभिधीयते (کوننتے کے پسر) یہ جسم ہی ایک میدان ہے، جس میں بویا ہوا بھلا اور برا بیج شکل تاثر ہمیشہ اُگتا ہے۔ دس حواس، من، عقل، ذہن، غرور پانچوں عیوب اور تینوں صفات کی برائیاں اس میدان کی تفصیلات ہیں۔ قدرت سے پیدا ہوئی ان تینوں صفات سے ناچار ہو کر، انسان کو کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ ایک لمحہ بھی کام کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ”पुनरपि जननम् पुनरपि मरणम्, पुनरपि जननी जठरे शयनम्“ ایک پیدائش سے لیکر دوسرے پیدائش تک کرتے ہی تو یہ وقت گزر رہا ہے، یہی میدان عمل ہے۔ مرشد کامل کے وسیلہ سے ریاضت کے صحیح دور میں پڑ کر ریاضت کش جب حقیقی دین الہی کی

طرف آگے بڑھتا ہے، تب یہ میدان، میدان دین بن جاتا ہے۔ یہ جسم ہی میدان ہے۔
 اسی جسم کے اثناء میں باطن کے دو خصال قدیمی ہے۔ روحانی دولت اور دنیوی
 دولت۔ روحانی دولت میں ہے۔ ثواب کی شکل میں پانڈوا اور فرض کی شکل میں کنتی۔ ثواب
 صادر ہونے سے پہلے انسان جو کچھ بھی فرض سمجھ کر کرتا ہے اپنی سمجھ سے وہ فرض ہی ادا کرتا
 ہے، لیکن اُس سے فرض کی ادائیگی ہوتی نہیں کیونکہ نیکی کے بغیر فرض کو سمجھا ہی نہیں جاسکتا۔
 کنتی نے پانڈو سے تعلق ہونے سے پہلے جو کچھ بھی حاصل کیا، وہ تھا 'कर्ण' تا عمر کنتی کے
 اولاد سے لڑتا رہ گیا۔ پانڈو کا اسیر لفتح دشمن اگر کوئی تھا، تو وہ تھا 'کرڑ' 'कर्ण' (غیر نسلی عمل ہی
 کرڑ، ہے) جو گرفت میں لینے والا ہے، جس میں روایتی قدامتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔
 عبادت کے طور طریقے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ نیکی صادر ہونے پر دین کی تمثیل 'ید ہشٹھر' عشق
 کی تمثیل، ارجن، احساس کی تمثیل، بھیم، اصول کی تمثیل، 'نکول' صحبت صالح کی تمثیل
 ، شہدیو، پاکیزگی کی تمثیل 'सात्यकि' جسم میں اہلیت کی تمثیل 'کاشی راج' فرض کے ذریعے دنیا
 پر فتح 'کنتی بھوج' وغیرہ معبود کی طرف راغب دماغی خصال کا عروج ہوتا ہے، جن کا شمار
 سات اچھو ہیڑی فوج ہے 'अक्ष' نظر کو کہتے ہیں۔ حقیقی نظریہ سے جس کا بندوبست ہے وہ
 ہے روحانی دولت۔ حقیقی دین روح مطلق تک کا فاصلہ طے کرانے والے یہ سات زینے
 ، سات سطور ہیں، نہ کہ کوئی خاص اعداد شمار، (درحقیقت خصال بے شمار ہیں۔

دوسری طرف ہے میدان عمل، جس میں دس حواس اور ایک من گیارہ اچھو ہیڑی
 فوج ہے۔ من و حواس سے مزین نظریہ سے جن کی بناوٹ ہے، وہ ہے دنیوی دولت جس
 میں ہے جہالت کی تمثیل، دھرت راشٹر، جو حقیقت کو جانتے ہوئے بھی نابینا بنا رہتا ہے، اس
 کی ہمسفر ہے، گاندھاری، - حسی بنیاد والی خصلت۔ اسکے ساتھ ہیں۔ فرنگی کی تمثیل
 ، در یودھن، بد عقلی کی تمثیل، دوہشاسن، غیر نسلی عمل کی تمثیل 'कर्ण' شک کی تمثیل، بھیشم، شرک
 کی تمثیل، دروڑ چاریہ، دنیوی رغبت کی تمثیل، اشوت تھاما، برعکس کی تمثیل، وی کرڑ، نامکمل،
 ریاضت میں مہربانی کی تمثیل کر یا چاریہ اور ان سب کے بیچ جاندار کی تمثیل 'ویدر' ہے جو رہتا

ہے جہالت میں لیکن نظر ہمیشہ پانڈوؤں پر ٹکی ہے، ثواب کی بنیاد پر کھڑی خصلت پر ہے، کیونکہ روح اعلیٰ معبود کا خالص حصہ ہے۔ اس طرح دنیوی دولت بھی لامحدود ہے۔ میدان ایک ہی ہے۔ جسم، اس میں جنگ کرنے والے خصائل دو ہیں۔ ایک دنیا میں یقین دلاتی ہے، بیچ کمینہ شکلوں (یونینوں) کی وجہ بنتی ہے، تو دوسری اعلیٰ انسان پروردگار میں یقین اور داخلہ دلاتی ہے، مبصر عظیم انسان کی سرپرستی میں دھیرے دھیرے ریاضت کرنے پر روحانی دولت کی ترقی اور دنیوی دولت کا ہر طرح سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جب کوئی عیب ہی نہیں رہا، من پر ہر طرح سے بندش اور بندش شدہ من کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے تو روحانی دولت کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔ ارجن نے دیکھا کہ کوروؤں کے پیر کے بعد پانڈوؤں کے پیر و جو جنگجو بھی جوگ کے مالک میں تحلیل ہو رہے ہیں تکمیل کے ساتھ روحانی دولت بھی تحلیل ہو جاتی ہے، آخری دائمی نتیجہ نکل آتا ہے۔ اس کے بعد عظیم انسان اگر کچھ کرتا ہے، تو صرف اپنے تابعین کی رہنمائی کے لئے ہی کرتا ہے۔

رفاہ عام کے اسی خیال سے عظیم انسانوں نے لطیف دلی احساسات کا بیان نہیں مستحکم شکل دے کر کیا ہے۔ گیتا بجزوں سے وابستہ ہے، قواعد کے پیمانے پر مستحکم ہے، لیکن اس کے کردار تمثیلی ہیں، شکل سے مبرا، لیاقتوں میں محض مشکل ہیں۔ گیتا کی شروعات میں تمیں چالیس کرداروں کے نام لئے گئے ہیں۔ جن میں نصف ہمزات اور نصف غیر نسلی ہیں، کچھ پانڈوؤں کے ہمنوا ہیں، کچھ کوروؤں کے پیروکار، دنیا کو اپنے عظیم الشان دیدار کے وقت ان میں سے چار۔ چھ دوبارہ نام آئے ہیں، ورنہ پوری گیتا میں ان ناموں کا ذکر تک نہیں ہے۔ محض ایک ارجن ہی ایسا کردار ہے، جواز اول تا آخر جوگ کے مالک کے سامنے ہے، وہ ارجن بھی محض لیاقت کا شبیہ ہے، نہ کہ کوئی خاص انسان، گیتا کی شروعات میں ارجن دائمی خاندانی روایات کے لئے پریشان ہے، لیکن جوگ کے مالک کرشن نے اسے جہالت بتایا اور ہدایت دی کہ روح ہی برحق ہے، جسم فانی ہے، اس لئے جنگ کر، اس ہدایت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ارجن کوروؤں کو ہی مارے، پانڈوؤں کے ہمنوا بھی جسم والے ہی تو تھے، دونوں طرف کے لوگ عزیز ہی تو تھے، پچھلے تصورات کی بنیاد والا جسم کیابت

سے کاٹنے پر ختم ہو سکے گا، جب جسم فانی ہے جسم کا وجود ہے ہی نہیں تو ارجن کون تھا؟ شری کرشن کس کی حفاظت میں کھڑے تھے کیا کسی جسم والے کی حفاظت میں کھڑے تھے۔ شری کرشن نے کہا، جو جسم کے لئے محنت کرتا ہے، وہ گناہوں سے بھری زندگی والا جاہل انسان بے کار ہی جیتتا ہے اگر شری کرشن کسی جسم رکھنے والے کی ہی حفاظت میں کھڑے ہیں تب تو وہ بھی کج فہم ہیں، بے کار ہی جینے والے ہیں، درحقیقت عشق ہی ارجن ہے۔

عاشق کے لئے عظیم انسان ہمیشہ کھڑے ہیں، ارجن شاگرد تھا اور شری کرشن ایک مرشد کامل تھے، عاجز و انکساری کے ساتھ اُس نے کہا تھا کہ، دین کی راہ میں فرقتہ ذہن میں آپ سے عرض کرتا ہوں، جو شرف (اعلیٰ افادی) ہو، وہ نصیحت مجھے دیجئے، ارجن! امتیاز چاہتا تھا، دنیوی (مادی چیز میں) نہیں! صرف نصیحت ہی مت دیجئے، سہارا دیجئے۔ سنبھالیتے! میں آپ کا شاگرد ہوں آپ کی پناہ میں ہوں، اسی طرح گیتا میں جگہ۔ جگہ پر ظاہر ہے کہ ارجن ملتی اُہل ہے اور جوگ کے مالک شری کرشن ایک مرشد کامل ہیں، وہ مرشد کامل عاشق کے ساتھ ہمیشہ رہے ہیں، ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

جب جذباتی طور پر کوئی شخص، قابل احترام مہاراج جی، کے پاس رہنے کی اسرار کرنے لگتا تھا تب وہ کہا کرتے تھے ”جاؤ“ جسم سے کہیں رہو، دل سے میرے قریب آتے رہو، صبح وشام ’رام‘ شیواوم‘ کسی ایک دو ڈھائی حرف کا وِ دِ کرو اور میری شکل کا دل میں خیال کرو، ایک منٹ بھی شکل پکڑ لو گے، تو جس کا نام یادِ الہی ہے، وہ میں تمہیں عطا کر دوں گا، اس سے زیادہ پکڑنے لگو گے، تو دل سے تجھ بان بن کر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔“

یاد کے ساتھ جب شکل پکڑ میں آجاتی ہے، تو اس کے بعد عظیم انسان اتنا ہی قریب رہتا ہے جتنا ہاتھ۔ پاؤں، ناک۔ کان وغیرہ آپ کے قریب ہیں۔ آپ ہزاروں کیلومیٹر دور کیوں نہ ہو، وہ ہمیشہ قریب ہیں، من میں خیالات کے اٹھنے سے بھی پہلے دے رہنمائی کرنے لگ جاتے ہیں، عاشق کے دل میں وہ عظیم انسان ہمیشہ روح سے وابستہ ہو کر بیدار رہتا ہے، ارجن عاشقی کی علامت ہے۔

گیتا کے گیارہویں باب میں جوگ کے مالک شری کرشن کا آب و تاب دیکھنے پر ارجن اپنی معمولی خامیوں کے لئے معافی کی گزارش کرنے لگا کرشن نے معاف کیا کیونکہ التجا کے مطابق سنجیدہ ہو کر کیا، ارجن، میری اس شکل کو نہ پہلے کسی نے دیکھا ہے اور نہ مستقبل میں کوئی دیکھ سکے گا، تب تو گیتا ہم لوگوں کے لئے بے کار ہے، کیوں کہ اُس دیدار کی لیاقت ارجن تک محدود تھی، جب کہ اُسی وقت سنجے دیکھ رہا تھا، پہلے بھی انہوں نے کہا تھا، بہت سے جوگی حضرات علمی ریاضت سے پاک ہو کر میری مجسم شکل کو حاصل کر چکے ہیں، بالآخر وہ عظیم انسان کہنا کیا چاہتے ہیں؟ درحقیقت عشق ہی ارجن ہے، جو آپ کے دل کا خصوصی خیال سے عاری ہے، عشق سے عاری انسان نہ اس کے پہلے کبھی دیکھ سکا ہے اور نہ عشق سے خالی انسان مستقبل میں کبھی دیکھ سکے گا۔

मिलहिं न रघुपति बिनु अनुराग।

किये कोटि जप योग विरागा।

لہذا ارجن ایک علامت ہے۔ اگر علامت نہیں ہے، تو گیتا کا پیچھا چھوڑ دیں، گیتا آپ کے لئے نہیں ہے، تب تو اُس دیدار کی لیاقت ارجن تک ہی محدود تھی۔

باب کے آخر میں جوگ کے مالک فیصلہ دیتے ہیں، ”ارجن“ لاشریک بندگی اور عقیدت کے ذریعہ لیکن اس طرح بدیہی دیدار کیلئے (جیسا دیدار تو نے کیا) غنصر سے ظاہری طور پر جاننے کے لئے اور داخل ہونے کیلئے بھی سہل الحصول ہوں۔“ لاشریک بندگی عشق کی ہی دوسری شکل ہے اور یہی ارجن کی خود کی شکل بھی ہے۔ ارجن راہِ رَو کی علامت ہے۔ اس طرح گیتا کے کردار بطور علامت ہیں۔ مناسب جگہوں پر اُن کی طرف اشارہ ہے رہے ہوں کوئی تاریخی کرشن اور ارجن، ہوئی ہو کوئی عالمی جنگ، گیتا میں ماڈی جنگ کا بیان بالکل نہیں ہے۔ اُس تاریخی جنگ کے مہانے پر پریشان تھا ارجن، نہ کہ فوج، فوج، فوج تو جنگ کرنے کے لئے تیار کھڑی تھی۔ کیا گیتا کی نصیحت دے کر شری کرشن نے امن پسند ارجن کو فوج کی لیاقت والا بنایا؟ درحقیقت وسیلہ لکھنے میں نہیں آتا، سب کچھ کا مطالعہ کر لینے کے بعد بھی برتاؤ کرنا باقی ہی رہتا ہے۔ اس کی ترغیب، ہتھارتھ گیتا، ہے۔

شری گرو پرنیما ۲۴ جولائی ۱۹۸۳ء

متوسل مرشد کامل، رفیق عالم

سوامی اڑگر انند

اوم شری پرماتمنے نمہ